ادبیات

حکایتِ آرزو

سید احمد اکبر آبادی

پچھلے دنوں علالت کے باعث دو ہفتہ سے زیادہ صاحبِ فراش رہنا پڑا، لکھنا پڑھنا موقوف تھا، پلنگ پر پڑے پڑے کچھ تمام کچھ ناتمام چند غزلیں اور نظمیں موزوں ہوگئیں۔ مندرجہ ذیل اشعار اسی زمانہ کی یادگار ہیں (س)

کہتے کہتے رک گئی آخر زبانِ آرزو
یہ تھی اک تعبیرِ صد خوابِ گرانِ آرزو

کیا سنائے روئدادِ جورِ رہبر وہ غریب
لٹ گیا منزل میں جس کا کاروانِ آرزو

ظلمتِ حسرت، غبارِ اشک، دودِ یاس و غم
کس قدر تاریک ہے میرا جہانِ آرزو

بخش دے یارب دلِ بے مدعا ہی اک مجھے
اٹھ نہیں سکتا ہے اب بارِ گرانِ آرزو

ایک دل کے دم سے تھی آرائشِ بزمِ خیال
اب کہاں وہ زرنگارِ کہکشانِ آرزو

اب نہ وہ دن ہیں نہ وہ راتیں نہ وہ عہدِ جمیل
دل ہے کوئی یا چراغِ کشتہ سانِ آرزو

کیا قیامت تھی وہ برقِ یاس و حرماں الاماں
آنکھوں دیکھے ہو گیا خاک آشیانِ آرزو

کر رہی تھیں کل چمن میں بلبلیں سرگوشیاں
ہو رہا تھا اہتمامِ داستانِ آرزو

ق

آگیا فصلِ خزاں کا ایک بیک پیغام کیا
بن گئیں ماتم گسارِ بوستانِ آرزو

ایک وہ ہیں شادکامِ انبساطِ ہر نفس
ایک ہم ہیں وقفِ غمہائے نہانِ آرزو

ایک وہ ہیں جن کو ہر ساعت نویدِ صد طرب
ایک ہم ہیں مبتلائے امتحانِ آرزو